کیا عورت کسی مرد کی طرف سے حجِ بدل کر سکتی ہے؟

مجیب: مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2659

تاریخ اجراء: 13 شوال المکرم 1445ھ / 22 اپریل 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

عورت کسی مرد کا حجِ بدل کر سکتی ہے یا عورت عورت کا ہی حجِ بدل کر سکتی ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

حج بدل میں کوئی ایسی شرط نہیں ہے کہ مرد کی طرف سے حج کروانا ہو تو مرد کو اور عورت کی طرف سے کروانا ہو تو عورت کو بھیجا جائے، بلکہ مرد کی طرف سے عورت کو اور عورت کی طرف سے مرد کو حج بدل کے لئے بھیجنا جائز ہے۔ البتہ! مستحب اور بہتر یہ ہے کہ مرد کو بھیجا جائے اور افضل یہ ہے کہ ایسے شخص کو بھیجیں جو حج کے طریقے اور اُس کے افعال سے آگاہ ہو لیکن اگر عورت کو بھیج دیا تو یہ بھی جائز ہے۔

اور اگر عورت کو بھیجا گیا تو اگرچہ حج بدل ہو جائے گا جبکہ اپنی شرائط کے ساتھ درست ادا ہو جائے مگر اس میں یہ ضروری ہے کہ عورت بغیر محرم سفر نہ کرے کہ اس کا بغیر محرم و شوہر شرعی سفر کی مسافت (92 کلومیٹر) سفر کرنا حرام ہے لہٰذا جسے معلوم ہو کہ یہ عورت بغیر محرم ہی اتنا سفر کرے گی تو اس کا بھیجنا بھی گناہ ہو گا کہ یہ گناہ پر مدد دینا ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے مروی ہے کہ ”قالت: یا رسول اللہ إن فريضة الله على عباده في الحج أدركت أبي شيخا كبيرا لا يستطيع أن يستوي على الراحلة فهل يقضي عنه أن أحج عنه؟ قال: «نعم»“ یعنی: ایک عورت نے عرض کی، یا رسول اللہ! (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بے شک اللہ کا فرض اس کے بندوں پر حج میں ہے اور میرے باپ پر حج فرض ہے اور وہ بہت بوڑھے ہیں کہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتے کیا ان کی طرف سے میرا حج کرنا کفایت کرے گا؟ فرمایا: "ہاں۔" (صحیح بخاری، رقم الحدیث 1854، ج 3، ص 18، دار طوق النجاۃ)

عمدۃ القاری میں ہے:" وفيه: دليل على أن المرأة يجوز لها أن تحج عن الرجل، وهو حجة علي الحسن بن حي، رحمه الله تعالى، في منعه عن ذلك، "یعنی اس حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ عورت کے لئے جائز ہے کہ مرد کی طرف سے حج (بدل) کرے اور اس سے منع کرنے میں علی حسن بن حی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر یہ حدیث حجت ہے۔ (عمدۃ القاری، ج9، ص128، دار إحياء التراث العربي)

در مختار میں ہے" (فجاز حج الصرورة) بمهملة: من لم يحج (والمرأة) ولو أمة (والعبد وغيره) كالمراهق وغيرهم أولى لعدم الخلاف "ترجمہ: جس نے خود حج نہ کیا ہو، اس کا حجِ بدل کرنا بھی جائز ہے، یونہی عورت اگرچہ لونڈی ہو، اور غلام وغیرہ مثلاً مراہق، ان سب کا حجِ بدل کرنا جائز ہے، اور ان کے علاوہ کا حجِ بدل کرنا بہتر ہے کہ ان میں اختلاف نہیں۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے" (قوله وغيرهم أولى لعدم الخلاف) أي خلاف الشافعي فإنه لا يجوز حجهم كما في الزيلعي ح. ولا يخفى أن التعليل يفيد أن الكراهة تنزيهية لأن مراعاة الخلاف مستحبة "ترجمہ: (مصنف کا قول: ان کے علاوہ بہتر ہیں اختلاف نہ ہونے کی وجہ سے) یعنی امام شافعی کا اختلاف کہ ان کے نزدیک عورت غلام وغیرہ کا حج بدل کرنا جائز نہیں جیسا کہ زیلعی میں ہے، ح، اور مخفی نہیں کہ تعلیل کراہت تنزیہی کا افادہ کرتی ہے کیونکہ اختلاف کی رعایت کرنا مستحب ہے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الحج، ج2، ص603، دار الفکر، بیروت)

بہار شریعت میں ہے" افضل یہ ہے کہ ایسے شخص کو بھیجیں جو حج کے طریقے اور اُس کے افعال سے آگاہ ہو اور بہتر یہ ہے کہ آزاد مرد ہو اور اگر آزاد عورت یا غلام یا باندی یا مراہق یعنی قریب البلوغ بچہ سے حج کرایا جب بھی ادا ہو جائے گا۔" (بہار شریعت، جلد01، حصہ06، صفحہ1204، مکتبۃ المدینہ)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net